

جنرل میک کرشل کی برطرفی افغانستان میں امریکی شکست کا واضح اعلان

توقعات اور تجزیوں کے عین مطابق مجاہدین اور شہداء کی سرزمین افغانستان میں تیسری بڑی سپر پاور کی قبر کیلئے کتبہ لکھا جا چکا ہے اور عنقریب مجاہدین اسلام روس، برطانیہ کے تکبر و نخوت کی بوسیدہ قبروں کے ساتھ امریکہ کیلئے نئی کھودی گئی قبر پر بھی یہ کتبہ لگانے والے ہیں (ان شاء اللہ) اس وقت امریکی سامراج شکست و ریخت کے تاریخی عمل سے گزر رہا ہے اور اس کا آسمان کو چھوتا تکبر افغانستان کے پہاڑوں اور ریگزاروں میں دھنسا چلا جا رہا ہے۔ اسی لئے تو ۲۰۰۱ء میں روسی جرنیل گروموف نے افغانستان میں امریکہ کی آمد پر اپنی خوشی کا اظہار کیا تھا کہ ”امریکیوں نے افغانستان پر حملہ کرنے سے پہلے افغانستان میں ہماری جنگ کے نتائج دیکھ لئے ہوتے تو وہ یہاں پر آنے سے پہلے ہزار بار سوچتے لیکن اچھا ہوا کہ وہ بھی ہماری طرح آ گئے۔ ہم نے جو مزہ چکھا ہے اب اس سے امریکی بھی لطف اندوز ہوں گے“ مطلب یہ ہے کہ جو کام روس جیسی بڑی پاور نہ کر سکا تھا وہ پھٹے پرانے سادہ لوح لیکن بہادر، غیور افغانیوں اور نہتے مولویوں اور طالبان کے ہاتھوں ہوتا نظر آ رہا ہے۔ امریکہ نے آج سے نو برس قبل بڑی رعونت اور طمطراق کیساتھ افغانستان پر پہلے بول دیا تھا اور اس کے ساتھ اس کی دم چھلہ نیو کی افواج بھی تھی کہ بس کچھ ہی دنوں میں افغانستان میں فتح کے جھنڈے گاڑ دیں جائیں گے لیکن آج نو برس کی طویل جنگ کے بعد اس کی تمام تر رعونت، عظیم جنگی ساز و سامان، نئے آلات حرب اور دنیا کی بہترین جدید ٹیکنالوجی فرعون کے لاؤ لشکر کی طرح افغانستان کے ندی نالوں میں کیڑے موڑوں کی طرح غرقاب ہو رہی ہے۔ اس تلخ حقیقت کا ادراک امریکہ کو افغانستان آمد کے فوراً بعد ہی ہو چلا تھا لیکن وہ اپنا بھرم چپ رہ کر قائم رکھنا چاہتا تھا لیکن خود اسکے امریکی اور نیو افواج کے چیف جنرل اسٹیٹ میک کرشل نے ساری دنیا کے سامنے ایک انٹرویو میں افغانستان میں امریکہ کی واضح شکست کا اعلان کر دیا ہے۔ جنرل کرشل نے واضح الفاظ میں یہ حقیقت زبان سے آشکارا کر دی ہے کہ یہ جنگ لا حاصل ہے اس کا اختتام امریکیوں کے حق میں بالکل اچھا نہیں ہوگا۔ افغانستان کے زمینی حقائق ہماری سوچ اور تمام تجزیوں کے بالکل برعکس ہیں۔ اس اعلان سے امریکی صدر اوباما کے قصر اقتدار پر زلزلہ طاری ہو گیا ہے یہ وہ باراک اوباما ہے جس نے صدارتی الیکشن تبدیلی کے نام پر جیتا تھا۔ کیونکہ اس کو یہ حقیقت معلوم تھی کہ امریکی عوام کبھی بھی جنگ نہیں چاہتے اور خصوصاً افغانستان کی لا حاصل جنگ سے تو انہیں ابتداء ہی سے نفرت ہے۔ اسی لئے امریکیوں نے ہش کو مسترد کر کے ایک سیاہ فام شخص منتخب کیا کہ وہ عراق اور افغانستان سے فوجیں بلا کر امریکہ کو ایک پرامن ملک

بھی کارگر ثابت نہ ہوئی اور باراک اوباما اپنے پیشرو ظالم بُش کی پرانی ڈگر پر چل رہا ہے اور مسلسل امریکی عوام کو یہ دھوکہ دے رہا ہے کہ افغانستان عنقریب ہی طالبان سے صاف کر دیا جائیگا لیکن اسکا سارا کھیل تماشے کا بھانڈا امریکی افواج کے سربراہ جنرل میک کرسٹل نے بیچ چور ہے میں پھوڑ دیا اور اسکے ساتھ ساتھ پیٹھاگون اور وائٹ ہاؤس کے اختلافات بھی سامنے آ رہے ہیں۔ اسی لئے امریکہ اپنی نفٹ مٹائے اور مدد کیلئے اعلانِ اور خفیہ طور پر پاکستان اور سعودی عرب کو پکار رہا ہے کہ ہمیں افغانستان کی دلدل سے باعزت طور پر نکالا جائے کہ ہماری شکست دنیا پر کسی طور پر واضح نہ ہو کیونکہ اس وقت امریکہ میں داخلی طور پر بھی افغانستان کی جنگ کے مسئلہ پر شدید تنقید ہو رہی ہے اور دوسری جانب نیٹو اور امریکہ کے اتحادی بھی مزید لا حاصل جنگ کرنے سے کترانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ وہ منظر ہے جب ڈاکو اور چور ناکام ہو کر آخر میں خود ایک دوسرے کیساتھ لڑنا شروع کر دیتے ہیں اور آخر میں انکا مقدر صرف ناکامی اور شکست و رسوائی ہوتا ہے۔ ۲۰۱۰ء کا سال امریکیوں کیلئے بہت بھاری ثابت ہوا ہے۔ اس سال ان کا جانی نقصان ماضی سے کئی گنا زیادہ ہو رہا ہے۔ صرف جون کے مہینے میں اسی (۸۰) کے قریب امریکی اور نیٹو کے فوجی نہتے طالبان کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔ (جبکہ مصدقہ اطلاعات کے مطابق اصلی تعداد سینکڑوں میں ہے) یہ گویا نئے امریکی جرنیل پیئریاس کو طالبان نے سلامی اور تحفے دیئے ہیں۔ نئے جرنیل جو کہ افغانستان میں افواج کے سربراہ ہیں نے اپنی آمد کے فوراً بعد یہ اعلان کر دیا ہے کہ ”افغان جنگ جیتنا آسان کام نہیں۔ ہمیں یعنی اتحادیوں کو بھرپور ”اتحاد“ کا مظاہرہ کرنا ہوگا تب ہی ہمیں کچھ کامیابیاں مل سکتی ہیں۔“ جرنیل پیئریاس کا بیان بھی اس بات کی غمازی کر رہا ہے کہ شکست و ریخت کا عمل اب اپنے اختتامی انجام کو پہنچنے والا ہے اور محض افراد اور جرنیلوں کی تبدیلی امریکی شکست کا راستہ نہیں روک سکتی بلکہ اب امریکیوں کو کھل کر طالبان کیساتھ مذاکرات کرنے چاہئیں ورنہ امریکہ کا افغانستان میں انجام ویت نام کی جنگ سے بھی زیادہ خطرناک اور بھیانک ہو سکتا ہے۔ اس کیساتھ ساتھ اب پاکستان کو بھی ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور اپنی گردن سے طوق غلامی کو پھینک دینا چاہیے کیونکہ اب مستقبل قریب میں امریکہ افغانستان سے بھاگنے والا ہے۔ پاکستان اور افغانستان چونکہ پڑوسی ہیں اور پڑوسی کبھی تبدیل نہیں ہو سکتے۔ پھر پاکستان کے داخلی استحکام اور امن وامان کا تعلق بھی افغانستان کے امن وامان کے ساتھ وابستہ ہے اور خصوصاً پاکستان کے تمام تر مفادات افغانستان اور خصوصاً پختونوں کیساتھ وابستہ ہیں۔ اگر آج پاکستان امریکہ کا مزید ساتھ دینے سے انکار کر دے تو افغانستان سے امریکی افواج کے بھاگنے میں مہینے اور سال نہیں بلکہ کچھ ہفتے لگ سکتے ہیں۔ لیکن اس کیلئے ایمان اور ملی حمیت چاہیے جو کہ بد قسمتی سے ہمارے مفلس اور فلاح حکمرانوں کے پاس نہیں۔ بہر حال امریکہ افغانستان کی ایسی کالی سرنگ میں پھنس چکا ہے جسکی دوسری جانب اس کیلئے کوئی راستہ، کوئی روشنی اور کوئی امید باقی بچی نہیں۔ اب مجاہدین اور مسلمان اپنے حصے کی رات بٹا چکے ہیں اب تھوڑی ہی دیر میں ”صبح صادق“ طلوع ہونے والی ہے۔ انشاء اللہ۔

شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے یہ چمن معمور ہوگا نعمہ وحید سے